تالیف مولانا سید مہدی بن نجف علی الحسینی الرضوی العظیم آبادی

تذکرہ مجدد الشریعۃ حضرت غفران مآبؒ از ''تذکرہ علماء'' (۱۲۸۵ھ)

مترجمہ: جناب محمد صادق خان صاحب جونپوری

قسط-۶

واما سایر تصنیفات جناب غفرانمآب مولانا و مقتدانا اعلیٰ اللہ مقامہ کہ بعضی از آنہا مذکور شد ذکر اکثری ازان باقی است پس از انجملہ است انچہ آن جناب در رسالۂ اجازہ خود ذکر نمودہ اند چنانکہ میفرمایند کہ از جملہ تصانیف من کتاب ''اساس الاصول'' است کہ محتوی بر اثبات حجیۃ ادلہ اربعہ شرعیہ بدلائل عقلیہ و نقلیہ و مشتمل بر نقص بسیاری از اقوال جدیدہ فاضل محمد امین استرابادی است و این کتاب مشتمل بر بسیاری از ابکار افکار است و دیگر از تصانیف من ''شرح باب الزکوۃ و باب الصوم کتاب حدیقۃ المتقین'' است کہ از تصانیف قدوۃ المحدثین زبدۃ المجتہدین مولانا محمد تقی مجلسی طاب ثراہ بود و در شرح مذکور ذکر فتاوای مختلفہ فقہای امامیہ را مع بیان دلایل ہریکی از ایشان و اظہار چیزی کہ نزد من ترجیح آن ثابت شدہ التزام نمودہ ام و بحسب مناسب مقام بسیاری از مطالب نظریہ عقلیہ را دران مندرج کردہ ام و قدری از باب الطہارۃ کتاب مذکور را نیز شرح کردہ ام لیکن آن ناتمام ماندہ است۔

جناب غفران مآبؒ کی ذکر کی گئی دیگر تصانیف میں سے اکثر آج تک باقی ہیں۔ان میں سے کچھ کتابیں وہ ہیں جن کا تذکرہ جناب نے اپنے اجازہ میں فرمایا ہے۔جیسا کہ تحریر کرتے ہیں:

میری تصانیف میں ایک کتاب ''اساس الاصول'' ہے، جس میں شرعی ادلۂ اربعہ کی حجیت کو عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کر کے، فاضل محمد امین استرآبادی کے بہت سے نئے اقوال کی رد کی گئی ہے اور اس کتاب میں بہت سے نئے نظریات پائے جاتے ہیں۔

میری دیگر تصانیف میں، مولانا تقی مجلسی کی کتاب ''حدیقۃ المتقین'' کے باب الزکوۃ اور باب الصوم کی شرح ہے۔اس کتاب میں فقہائے امامیہ کے اختلافی فتاویٰ، ان کے دلائل اور وہ چیز جس کی ترجیح میرے نزدیک ثابت ہے، کو بیان کیا ہے۔

اور مقام کی مناسبت سے بہت سارے عقلی و نظری مطالب کو اس میں درج کیا ہے۔میں نے مذکورہ کتاب کے باب الطہارۃ کے کچھ حصوں کی بھی تشریح کی ہے لیکن ابھی وہ ناتمام ہے۔

وشرح مذکور قبل از دیگر مصنفات من میان مردم مشتهر شده است چیزیکه پیش ازان از قسم رسایل وحواشی نوشته بودم در معرض نسیان افتاده بود انتهی۔ وانچه شرح هر سه باب کتاب مذکور ذکر فرموده هر یک بعبارت فارسی ومجلدی جداگانه است وقدری ازآن کتاب را بعبارت عربی هم شرح فرموده اند بنحوی که عبارت متن را نیز از فارسی بعربی نقل کرده وآن تا اکثر مباحث وضو است وما بقی ازان را نوبت شرح نرسیده بالجمله مجلدات مذکوره بسیار مفید ومحتاج الیه است ودران ماخذ هر مسئله از حدیث ائمه طاهرین علیه السلام برآورده اند واوزان شرعیه ودیگر مطالب حسابیه وریاضیه وغیرها را بتوضیح تمام بمناسبت مقام مندرج فرموده اند وباز در رساله اجازه خود میفرمایند که دیگر از تصانیف کتاب" عمادالاسلام "در علم کلام است وآن کتابی مبسوط مشتمل برعلوم کثیره وتحقیقات انیقه ومباحث دقیقه است که در آن برکلام امام سنیان فخرالدین محمد عمر رازی اعتراض نموده ام واکثر مطالب مندرجه کتابش مسمّی نهایة العقول را که بخلاف مذهب فرقه حقه امامیه نوشته بود رد کرده ام وکتاب فخر رازی مذکور کتابی است که مثل آن کتابی در علم کلام ندیده ام واوهم بان کتاب درجمله کلام خود فخر نموده است لهذا من همان کتاب را از سائر مخالفین برای نقض کردن مسایل خلافیه

میری تصنیفات میں سب سے پہلے مذکورہ شرح، لوگوں میں مشہور ہوئی اور اس سے قبل جو کچھ رسایل وحواشی میں نے تحریر کئے تھے وہ فراموش ہو چکے تھے۔ انتہیٰ۔

جو کچھ جنابؒ نے مذکورہ کتاب کے تینوں باب کے شرح کے بارے میں فرمایا ہے، ہر ایک فارسی زبان اور الگ الگ جلد میں ہے اور اسی کتاب کے کچھ حصے کو عربی میں بھی شرح فرمائی ہے۔ اس طرح سے کہ متن کی عبارت کو بھی فارسی سے عربی میں نقل کیا ہے۔ یہ کتاب وضو کی بحث تک ہے اور باقی کی شرح کا موقع نہیں ملا۔ خلاصہ یہ کہ مذکورہ جلدیں بہت مفید اور محتاج الیہ ہیں اور اس میں ائمہ طاہرین کی حدیثوں کے سلسلے میں ہر مسئلے کا بیان موجود ہے۔ شرعی اوزان نیز دیگر ریاضی اور حساب وغیرہ کی باتوں کو مکمل وضاحت کے ساتھ، مقام کی مناسبت سے تحریر فرمایا ہے۔

جناب غفران مآب آگے اپنے رسالے میں تحریر فرماتے ہیں: میری دیگر تصانیف میں علم کلام پر کتاب ''عماد الاسلام'' ہے اور یہ علوم کثیرہ، تحقیقات انیقہ اور مباحث دقیقہ پر مشتمل ایک ضخیم کتاب ہے جس میں سنیوں کے امام فخر الدین محمد عمر رازی کے کلام پر اعتراض کیا ہے اور ان کی کتاب مسمیٰ ''نہایۃ العقول'' کی اکثر باتوں کو جو فرقۂ امامیہ کے خلاف تھیں، رد کی ہے۔

فخر الدین رازی کی مذکورہ کتاب، ایسی کتاب ہے کہ علم کلام کے موضوع پر میں نے ایسی کتاب نہیں دیکھی ہے اور اس نے بھی اپنی ساری کتابوں میں اسی کتاب پر فخر کیا ہے لہذا میں نے مخالفوں کی کتابوں میں سے اسی کتاب کو، اس کے اندر تحریر غلط باتوں کی رد کے

مندرجه اش اختیار نموده وبحمدالله کتاب من عماد الاسلام هم از فضائلی که فخر رازی التزام آن در کتاب خود بان فخر کرده است خالی نیست بلکه کتاب من علاوه آن چندین فضائل و مراتب دیگر هم دارد یکی انکه من عبارت او را در جائیکه او بسبب تخلف از مسلک اهلبیت رسالت صلوات الله علیهم غریق بحر ضلالت شده است بعینها نقل کرده ام وبعد ازان بر ابطال آن کمر همت بسته بنقص فقرات ورد هفوات ذی پشت او را شکسته ام و واضح کرده ام که انچه او بمعرض بیان آورده است محض از راه تعصب مذهب اشاعره وعناد اهل حق وبطمع جاه وریاست مرتکب آن شده است ودیگر انچه درسایر مواضع کتاب خود دلائل عقلیه بدلائل نقلیه از آیات واحادیث مقرون ساخته وخوبی این التزام را در جمله بعض مسائل توحید بیان

نموده ام و کتاب او در اکثر مواضع ازین شرف خالی است سوم آنکه جائی که کتاب او در مبحث عدالت وامامت ودیگر مباحث از بعضی مسائل خالی بود وذکر بعض وجوه که مستمسک اهل مذهب او است در آن نبود آنرا از کتب دیگران بر آورده بان منضم نمودم وبعد ازان بوجوه شافیه کافیه نقض آن وجوه نمودم چنانچه بر کسیکه درایت ومهارت در علم کلام داشته باشد مخفی نمی باشد وآن کتاب من در ۵ مجلّد صحیحه تمام شده است ومقدار کتابت

لئے انتخاب کیا۔ الحمدللہ میری کتاب ''عماد الاسلام'' بھی ان فضایل، جن پر فخر رازی نے اپنی کتاب میں فخر کیا ہے، خالی نہیں ہے، بلکہ میری کتاب اس کے علاوہ اور فضایل ومراتب بھی رکھتی ہے۔

پہلے یہ کہ میں نے اس عبارت کو، جہاں وہ مسلک اہلبیتؑ سے تخلف کے بنا پر بحر ضلالت میں غرق ہوئے ہیں، بعینہ نقل کیا ہے اور اس کے بعد اس کے بطلان پر کمر ہمت کسی اور عبارات میں نقص اور ہفوات کی رد کے ذریعے ان کی پشت کو توڑ دیا ہے اور یہ واضح کر دیا ہے کہ جو کچھ انھوں نے بیان کیا ہے وہ صرف مذہب اشاعرہ کے تعصب، اہل حق سے عناد اور جاہ وریاست کی طمع کی وجہ سے ہے۔

کتاب کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ میں نے اپنی کتاب کی دوسری جگہوں پر عقلی دلائل کو آیات واحادیث پر مشتمل نقلی دلیلوں کے ساتھ یکجا کر دیا ہے اور اس پابندی کی خوبی کو توحید کے بعض مسائل میں بیان کیا ہے، لیکن موصوف کی کتاب اکثر جگہوں پر اس شرف سے خالی ہے۔

تیسری خصوصیت یہ ہے کہ باب امامت یا دیگر مباحث میں جہاں ان کی کتاب بعض مسائل سے خالی تھی اور بعض چیزیں جو ان کے اہل مذہب کے مستمسک تھے، اس میں بیان نہیں ہوئے تھے، تو میں نے اوروں کی کتابوں سے نکال کر اس میں ملحق کر دیا اور پھر وجوہ شافیہ سے ان چیزوں کی رد کی ہے۔ جیسا کہ ان لوگوں پر جو علم کلام میں درایت ومہارت رکھتے ہیں پوشیدہ نہیں ہے۔ میری یہ کتاب پانچ جلدوں میں تمام ہوئی اور اگر ایک بیت پچاس حرف فرض کیا جائے تو اس کتاب میں

آن زیاده از صدهزار بیت است هر گاه پنجاه حرف رایک بیت فرض کنند۔ انتهی۔ آری حقیقت حال چنین است و نعم ماقیل فی وصف ذلک الکتاب۔ آن کتابیست که گوش چرخ نظیرش نشنیده و چشم روزگار مثل آن گاهی ندیده غالب که بان شرح و بسط و تدقیق و تحقیق کتابی از ابتدای فطرت زمان و زمین الی یومنا هذا از عرصۀ عدم بساخت وجود نیامده باشد و آن کتاب مسمیٰ بمرأة العقول و ملقب بعماد الاسلام مجلّد اوّل آن در مباحث متعلقه توحید و مجلد دوم در بیان عدل حق تعالی و متعلّقات آن و مجلد سوم در مسائل نبوت انبیاء علیهم السلام و مجلد چهارم در مباحث امامت ائمه هدیٰ علیهم السلام و مجلد پنجم در مباحث معاد جسمانی وروحانی وانچه متعلق بانست و باز انجناب در رسالۀ مذکوره میفرماید که از جمله مصنفات من کتاب شهاب ثاقب در نقص مذاهب اهل بدعت صوفیه است خصوصاً اکابر ایشان که قایل بوحدت وجود بوده اند و آن کتاب هم از سائر کتابهای که در این فن تصنیف کرده اند مزیت وامتیاز دارد ومشتمل بر مباحث دقیقه واشارات لطیفه است ودیگر از آنجمله کتاب ''مواعظ حسینیه'' است که به زبان فارسی مشتمل بر مواعظ بالغه و فوائد کامله است و کیفیت تالیفش آنکه چون انعقاد نماز جمعه وجماعت برطبق مذهب حق اثنا عشری در این بلاد باعانت بعضی اعانت

ایک لاکھ سے زاید بیت ہے۔انتہیٰ۔ہاں،حقیقت یہ ہے کہ وَ نِعْمَ ماقِیل فی وَصفِ ذٰلکَ الکِتابِ۔

وہ ایسی کتاب ہے کہ فلک سماعت نے اس کا نظیر نہیں سنا اور چشم دہر نے اس کی مثل نہیں دیکھا ہے۔زمین و زمان کی ابتدائے آفرینش سے لیکر آج تک ،اتنی شرح، بسط، تدقیق اور تحقیق کے ساتھ کوئی کتاب عرصۂ عدم سے عالم وجود میں نہیں آئی ہے۔اس کا نام ''مرآۃ العقول'' اور لقب ''عماد الاسلام'' ہے۔اس کی پہلی جلد توحید سے متعلق مباحث، دوسری جلد اللہ تعالیٰ کے عدل اور اس کے متعلقات، تیسری جلد نبوت اور اس کے مسائل، چوتھی جلد امامت ائمۂ ہدیٰؑ کی بحثیں اور پانچویں جلد معاد جسمانی وروحانی اور اس سے متعلق مسائل پر مبنی ہے۔

جناب غفران مآبؒ مذکورہ رسالہ میں فرماتے ہیں کہ: میری تصنیفات میں ایک ،کتاب ''شہاب ثاقب'' ہے جو اہل بدعت صوفیہ کی رد میں ہے، خاص کر کے ان کے وہ بزرگ جو'' وحدت وجود'' کے قایل تھے۔ یہ کتاب بھی ،اس فن میں تصنیف کی گئی دوسری کتابوں پر برتری وامتیاز رکھتی ہے اور دقیق مباحث اور لطیف اشارات پر مشتمل ہے۔

دوسری کتاب ''مواعظ حسینیہ'' ہے جو فارسی زبان میں ہے اور مواعظ بالغہ و فوائد کاملہ پر مشتمل ہے۔اس کی تألیف کی وجہ یہ ہے کہ: جب سنہ ۱۲۰۰ ہجری میں میرے بعض مدد کرنے والے، جیسے نواب جنت آرامگاہ آصف الدولہ اور مرحوم نواب حسن رضا خان مغفور کی مدد سے، مذہب حقۂ اثنیٰ عشری کے طریقے پر نماز

کنندگان من که نواب جنت ارامگاه آصف الدوله مرحوم و نواب حسن رضا خان مغفور باشند در سنه یکهزار و دو صد هجری بظهور رسید من در ایام هر هفته تحریر مواعظ ومسائل ضروریه وفروعیه بحسب مناسبت وقت می نمودم وبعد از نماز جمعهٔ بطریق واعظین پیش حاضرین میخواندم زیرا که برادران مومن رادیدم که از اکثر ضروریات مذاهب ودین جاهل بودند واکثری از ایشان باوجود دعوی تشیع میان عقائد حقه امامیه وعقاید خبیثه صوفیه خلط می نمودند ومراسم اهل خلاف واهل شردرمیان ایشان شایع بود ونزد ایشان عبادات را امتیازی از عادات نبود۔ بحمد الله هدایت بحق یافتند وحق رواج یافت باطل مضمحل شده بالجمله مردی صالح را حق تعالی توفیق داد که اوراق مواعظ مذکوره را در هر هفته جمع میکرد واز مسوده به بیاض می آورد تاانکه بعد گذشتن زمانی قلیل کتابی کامل کردید ودیگر از مصنفات من کتاب ''صوارم الالٰهیات فی قطیع شبهات عابدی العزیٰ واللات'' است محتوی نقص باب الٰهیات کتاب بعضی معاصرین از مخالفین یعنی کتاب تحفه اثنا عشریه تالیف شاه عبد العزیز بن ولی الله دهلوی که آنرا برای ابطال مذهب شیعیان اهل بیت رسالت علیهم السلام تصنیف کرده بود بلکه مثل صحیفه اعمال خود محض تسوید صفحات قرطاس نموده بود۔

جمعہ و جماعت کا اس ملک میں انعقاد ہوا، تو میں ہر ہفتہ مواعظ و ضروری مسائل کو وقت کی مناسبت سے تحریر کرتا تھا اور نماز جمعہ کے بعد واعظوں کی طرح، مستمعین کے سامنے قرائت کرتا تھا، کیونکہ میں نے مومن بھائیوں کو دیکھا کہ مذہب و دین کی اکثر ضرورتوں سے نابلد تھے اور ان میں سے اکثر دعوائے تشیع کے باوجود، امامیہ کے عقائد حقہ اور صوفیہ کے خبیث عقائد کو ملا دیتے تھے، نیز اہل خلاف و شر کی رسم و رواج ان میں پائی جاتی تھی۔ اور ان کے نزدیک عبادت اور عادت میں کوئی امتیاز نہیں تھا۔

الحمدللہ لوگوں نے حق کی طرف ہدایت پائی اور باطل مضمحل ہو گیا۔ خلاصہ یہ کہ حق تعالیٰ نے ایک مرد صالح کو مواعظ کے مذکورہ اوراق کو ہر ہفتہ جمع کرنے کی توفیق عنایت فرمائی، یہاں تک کہ تھوڑا عرصہ گذر جانے کے بعد ایک مکمل کتاب ہوگئی۔

میری دوسری تصنیفات میں ایک کتاب ''صوارم الالٰہیات فی قطیع شبہات عابدی العزیٰ واللات''ہے، جس کو بعض مخالف معاصرین کی کتاب یعنی شاہ عبد العزیز دہلوی کی کتاب ''تحفۂ اثنا عشریہ'' کے باب الٰہیات کی رد میں تحریر کیا ہے۔ شاہ عبد العزیز نے اپنی کتاب کو اہل بیت کے مذہب کی رد میں تحریر کیا تھا، بلکہ اپنے صحیفۂ اعمال کی طرح صرف صفحۂ قرطاس کو سیاہ کیا تھا۔

واین کتاب من یعنی صوارم چون بر مباحثات لطیفه ومناظرات انیقه وتحقیقات فایقه مع مطایبات رایقه اشتمال دارد موجب انشراح قلوب مؤمنین وغیظ منافقین است ودیگر از انجمله کتاب من "حسام الاسلام" مشتمل بر نقض باب نبوۃ کتاب عبدالعزیز مذکور است که او دران قصد ابطال عقاید حقه امامیه در حق انبیاء علیهم السلام نموده بود وبفضل الله کتاب صوارم وحسام الاسلام پانصد در سنه یکهزار ودوصد هیجده هجری بمعرض طبع در آمده است واین معنی درنکبت مخالفین وسد ابواب مفسده ایشان مدخلیت تمام دارد۔

بدرستیکه بوساطت معتمدین خبر بمن رسید که بعضی نواصب رساله من "ذوالفقار" را تحریف وکم زیادت درآن بحسب خواهش خود نموده اند ونسخهای بسیار بر نهج مذکور نویسانده در اطراف بلاد منتشر ساختند تا آنکه باین حیله خبیثه قصورات در نقص کلامش بمن نسبت دهند ودیگر از تصانیف من کتاب "احیآء السنه" است که دران بر کلام او در معاد که بقصد تصنیف عقاید مذهب حق در متعلقات معاد ورجعت وغیره نوشته است اعتراض کرده ام۔

ودیگر از آنجمله رساله من ذوالفقار است که متعلق جواب باب دوازدهم کتاب ناصبی معاصر مزبور یعنی تولا وتبرا است وغیر اینها نیز از حواشی ورسائل وفوائد ومسائل را بمعرض تالیف در آورده ام انتهی

اور میری کتاب یعنی ''صوارم'' مباحث لطیفہ و مناظرات انیقہ اور تحقیقات فایقہ مع مطایبات رائقہ پر مشتمل ہونے کی وجہ سے، مومنین کے دلوں کی خوشی اور منافقین کے غیظ وغضب کا باعث ہے۔

میری دوسری کتاب ''حسام الاسلام'' ہے، جس میں شاہ عبد العزیز کی مذکورہ کتاب کے باب نبوت کی رد کی گئی ہے۔ شاہ عبد العزیز نے اس باب میں، انبیاء کے سلسلے میں عقائد حقہ امامیہ کو رد کرنے کی کوشش کی تھی۔

اللہ کے فضل سے کتاب ''صوارم'' اور ''حسام الاسلام'' سنہ ۱۲۱۸ ہجری میں چھپ گئی اور یہ امر مخالفوں کو خاموش کرنے اور ان کے فساد کا سد باب کرنے میں دخیل ہے۔

بے شک مجھے مورد اعتماد لوگوں سے خبر ملی ہے کہ بعض ناصبیوں نے میرا رسالہ ''ذوالفقار'' میں تحریف اور اس میں حسب منشاء کمی و زیادتی کر کے اس کے بہت سے نسخے کتابت کروا کر پوری دنیا پھیلا دیا ہے تا کہ اس دھوکے سے، کتاب میں موجود کمیوں کو میری طرف نسبت دی جا سکے۔

میری دوسری کتاب ''احیاء السنۃ'' ہے، جس میں معاد کے سلسلے میں شاہ عبد العزیز کے کلام پر، جو اس نے متعلقات معاد ورجعت کے سلسلے میں مذہب حقہ کے عقاید پر تحریر کیا ہے، اعتراض کیا ہے۔

میرا دوسرا رسالہ ''ذوالفقار'' ہے جو کہ ناصبی مزبور کی کتاب کے بارہویں باب یعنی تولا وتبرا سے متعلق ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے رسائل، فوائد اور مسائل کو تالیف کیا ہے۔ انتھیٰ۔

صاحب آئینه حق نما آورده که آنرا بواسطه بعض سادات جلیل القدر مع مجلد عدالت کتاب عماد الاسلام ببلده دهلی نزد عبدالعزیز فرستاده بودند آن ناصبی باوجودیکه بعد ازان تا آن زمان که مدتی مدید گذشته بود جوابی نفرستاد واز جهت متانت کلام واستحکام آن قدرت بر دفع مضامین آن نیافت انتهی۔ ودر اوائل زمانی که کتاب دهلوی مذکور که محض مضامین کتاب صواعق خواجه نصیر الله کابلی را عبارت عربی بفارسی در آورده بود باین بلاد رسید گویند که از کلام عام قریب او ضعف بسیار در عقاید بعضی مردم راه یافته بود واز حق بباطل مایل شده بودند چون آنجناب کمر اسقام براین سرخیل لئام محکم بسته کتاب صوارم وغیره رانوشت بطلان او بر عامه اهل بصیرت واضح کشت ومخالفین خجل شدند ودیگر تصنیف انجناب خاتمه ''کتاب صوارم ''است که رساله مستقله در اثبات امامت است ونوبت طبع آن بان صوارم نرسید ودیگر رسالهٔ غیبت است که در نقض اقوال سخیفه ناصبی دهلوی مذکور وطعنهای که بر غیبت حضرت صاحب العصر والزمان نموده بود قلمی فرموده بودند وحاوی مباحث شریفه وابحاث لطیفه است۔

مخفی مباد بعضی از جهال مخالفین که باین همه بر کتاب تحفه اثنا عشریه عبدالعزیز تفاخر بیجا دارند از راه طعن میگویند که چرا جناب مولوی سید دلدار علی تکفل جواب سایر

صاحب ''آئینۂ حق نما'' تحریر کرتے ہیں کہ رسالہ ''ذوالفقار'' اور ''عماد الاسلام'' کی جلد عدالت کو بعض سادات جلیل القدر کے ذریعے دہلی میں عبدالعزیز کے پاس بھیجا۔اس ناصبی نے ایک مدت گذر جانے کے بعد بھی ،کوئی جواب نہیں بھیجا اور کلام کی متانت اور استحکام کی وجہ سے اس کے مضامین کو رد کرنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ جب دہلوی مذکور کی کتاب ،جس میں خواجہ نصیر اللہ کابلی کی کتاب ''صواعق'' کے مضامین کو عربی سے فارسی کردیا گیا تھا،اس بلاد میں پہنچی ،تو شروع شروع میں اس کے عامیانہ کلام کی وجہ سے بعض لوگوں کے عقائد میں بہت کمزوری پیدا ہوگئی تھی اور حق سے باطل کی طرف مائل ہوگئے تھے،لیکن جب جنابؒ نے گمراہوں کے قافلہ سالار کی کمر توڑنے کے لئے کتاب ''صوارم'' وغیرہ کو لکھا تو اس کا باطل پر ہونا ،اہل بصیرت عوام پر واضح ہوگیا اور مخالف لوگ خجل ہوئے۔

جناب کی ایک دوسری کتاب ،''رسالۂ خاتمۂ کتاب صوارم'' ہے ،جو اثبات امامت کے سلسلے میں ایک مستقل کتاب ہے،لیکن صوارم کے ساتھ چھپ نہیں سکی۔ایک دوسری کتاب ''رسالۂ غیبت'' ہے ،جس میں دہلوی مذکور کے اقوال اور امام عصرؑ کی غیبت کے سلسلے میں اس کے طعنوں کی رد کی گئی ہے اور مباحث شریفہ وابحاث لطیفہ پر مشتمل ہے۔

واضح ہو کے عبد العزیز دہلوی کی کتاب ''تحفۂ اثنیٰ عشریہ'' پر اتنا زیادہ فخر بیجا کرنے والے بعض جاہل لوگ طعن کے طور پر کہتے ہیں کہ جناب مولوی دلدار علی نے اس کتاب

ابواب آن کتاب که مشتمل بر دوازده باب است نفرمود ونمی فهمند که آنجناب مستطاب علیه الرحمه در مجلدات متعدده صوارم وحسام وذوالفقار واحیآء السنه ورساله غیبت که اکتفا بران فرموده اند کشف حال تلبیس وتلمیح وافتراهای دهلوی مذکور کما ینبغی نموده اند نحویکه حاجت بجواب باقی ابواب برای اولوالالباب باقی نمانده۔ وحال انکه آنجناب قبل از شیوع یافتن کتاب دهلوی مذکور مجلدات کتاب مستطاب عماد الاسلام را که مجلدی مبسوط در مبحث امامت از انجمله است بعبارت عربی بمعرض تالیف در آورده ودران کتاب از دفع جمیع شبهات علماء مخالفین وتحقیق مواضع سایر مباحث کلامیه از جزو کل بدلائل کافیه وشافیه مفصلا فراغ یافته بودند بعد ازان احتیاجی بتصنیف کتابی در این مطلب نبود واین قدر شبهات ناصب دهلوی مثل نسج عنکبوت بود چنانچه در عنوان کتاب صوارم اشاره بایں معنی فرموده اند۔ وهم دران زمان یکی از افاضل کملای فرقه محقه اعلی جناب نخبة المتکلمین عمدة المطببین جامع الفنون حاوی العلوم زبدة الفواضل مجمع الفضائل مرزا محمد دهلوی متخلص بکامل علیه الرحمة والرضوان بخوبی تام وتفصیل تمام که مزیدی بران متصور نیست دوازده مجلد کتاب نزهة اثنا عشریه را در جواب تمام ابواب تحفه اثنا عشریه بمعرض تالیف آورده بودند که از انجمله چندین مجلدات مثل جواب باب اول ودوم وسوم وچهارم وپنجم وششم ونهم درین دیار مشهور است وبسبب عوارض

کے دیگر ابواب جو بارہ ابواب پر مشتمل ہے، کا جواب نہیں دیا ہے۔

وہ لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ جناب نے کتاب صوارم ،ذوالفقار، احیاء السنہ، رسالۂ غیبت وغیرہ کی مختلف جلدوں میں دہلوی مذکور کے تلبیس و تلمیح اور جھوٹی باتوں کا حال اس طرح بیان کیا ہے کہ اولوالالباب کے لئے، دیگر ابواب کے جواب دینے کی ضرورت ہی باقی نہیں رہی ہے۔

جنابؒ نے، دہلوی مذکور کی کتاب رائج ہونے سے قبل، مبحث امامت پر ''عمادالاسلام'' نام کی ایک ضخیم کتاب عربی زبان میں تالیف کر کے، علمائے مخالفین کے تمام شبہات اور دیگر کلامی بحثوں پر تحقیق سے فارغ ہو چکے تھے اور اس کے بعد دوسری کتاب کے تصنیف کی ضرورت نہیں تھی اور ناصبی دہلوی کے اتنے سارے شبہات مکڑی کے جال کی طرح تھے، جیسا کے کتاب ''صوارم الٰہیات'' کے عنوان میں اس طرف اشارہ کیا ہے۔

اس زمانے میں فرقۂ حقہ کے افاضل کملا، عالی جناب، نخبۃ المتکلمین، عمدۃ المطببین، جامع فنون، حاوی العلوم، زبدۃ الفواضل، مجمع الفضایل، مرزا محمد دہلوی متخلص بہ کامل علیہ الرحمہ والرضوان نے بخوبی و تفصیل تمام، ''تحفۂ اثنا عشریہ'' کے تمام ابواب کے جواب میں، کتاب ''نزہۂ اثنا عشریہ'' کو بارہ جلدوں میں تحریر کیا تھا۔ ان میں سے کئی جلدیں جیسے پہلا، دوسرا، تیسرا، چوتھا، پانچواں چھٹا اور نویں باب کا جواب یہاں مشہور ہے اور زمانے کے اختلافات اور اسباب و

اختلاف زمانه وعدم میسّر اسباب واعوان توفیق بیاض واشتهار باقی مجلدات کتاب مرزای ممدوح نرسیده است لهذا افضائل وکمالات ماب مولوی سید محمد قلی رحمه الله که از تلامذه جناب غفرانمآب مولانا ومقتدانا علیه الرحمه بودند جواب باقی ابواب کتاب تحفه مذکور را در مجلدات عدیده منبسط تمام بمعرض تالیف در آورده اند من شآء فلیرجع الیها ودیگر از جمله تصنیفات انیقه جناب غفرانمآب ''رساله جمعه''است که قبل از بنای انعقاد جمعه وجماعت بتالیف آورده بودند ودر آن اختلاف واقوال علماء را که در باب نماز جمعه در زمان غیبت امام علیه السلام داشته اند نقل فرموده وبراهین انیقه وحجج دقیقه وجوب تخییری آنرا ترجیح داده برانچه مولانا مجلسی در مجلد صلوة بحار الانوار در اثبات وجوب عینی آن نوشته بود باحسن وجوه تکلم فرموده اند دیگر از انجمله ''رساله حاشیه بر شرح هدایه حکمت ملّا صدرا''است که متضمن دقایق حکمیه وابحاث هندسیه ونقض بعضی اقوال مولوی عبدالعلی متعصب است ودر آن رساله مسئله مثناة بالتکریر را درج فرموده وبرتقریر اَکْمَلَ الْمُدَقِّقِینَ الفُحول الْجَامعُ بَینَ الرِّیاسةِ وَعِلم المعقول جناب مولوی تفضل حسین خان مغفور ودیگر علما بحثهای لایندفع فرموده که هر که صاحب ذهن وقاد باشد برآن اذعان خواهد داشت وبراهین عدیده مبنی بر مقدمات علم هندسه وغیره در ابطال جزءلا یتجزی از ابکار افکار آنجناب است که علمای

وسایل اور دوستوں کی عدم فراہمی کے باعث باقی مجلدات کی کتابت اور اشتہار کا موقع نہیں ملا ہے۔

جنابِ غفران مآبؒ کے شاگرد، فضائل وکمالات مآب مفتی سید محمد قلی رحمہ اللہ نے کتاب تحفۂ مذکور کے باقی ابواب کا جواب متعدد جلدوں میں تفصیل کے ساتھ تالیف کیا ہے۔

جنابؒ کی دیگر تصنیفات میں ''رسالۂ جمعہ'' ہے، جس کو نماز جمعہ و جماعت کے قائم ہونے سے قبل تالیف کیا ہے اور اس میں امامؑ کی غیبت کے زمانے میں، نماز جمعہ کے سلسلے میں علماء کے درمیان موجود اختلاف کو نقل کیا ہے، اور براہین انیقہ و حجج دقیقہ سے، بحار الانوار کی کتاب صلواۃ میں اس کے واجب عینی ہونے کے اثبات میں علامہ مجلسی کے قول پر وجوب تخییری ہونے کو ترجیح دی ہے۔

دوسری کتاب ''شرح ہدایت حکمت'' ملا صدرا پر حاشیہ ہے، جو حکمی دقایق، ابحاث ہندسیہ اور مولوی عبد العلی متعصب کے بعض اقوال کی رد پر مشتمل ہے۔

اس کتاب میں مثناۃ بالتکریر کے مسئلے کو درج کیا گیا ہے اور اکمل المدققین الفحول، جامع بین الریاسۃ والعلم المعقول، جناب مولوی تفضّل حسین خان مغفور اور دیگر علماء کی تقریرات پر اس طرح لایندفع بحثیں کی ہیں کہ جو بھی ذہن وقاد کا مالک ہوگا، اس کا اقرار کرے گا۔ علم ہندسہ کے مقدمات پر مبنی اور جزو لایتجزی کے ابطال پر متعدد براہین وغیرہ، جناب کی تازہ فکروں میں سے ہے۔ اور ہندوستان کے علماء، تمام عمر علم معقول کی

هندوستان باوجودیکه عمرهای خود را در تحصیل وتدریس معقولات صرف کرده بی تحقیق آن نبرده اند وهمچنین در ذکر مسائل دقیقه حکمیه مباحثات انیقه وایرادات رشیقه فرمود که عقل ارباب عقول از بیان مدحش عاجز است ودیگر از انجمله رساله اجازه مبسوطه است که برای جناب مستطاب مولانا الاوحد الامجد مجتهد العصر والزمانی سلطان العلماء سید محمد ادام الله ظله العالی بتفصیل تمام قلمی فرموده اند وَقَد ذَکَرَ بَعْضَ مَضَامِینها فِیما مَضٰی ودیگر از انجمله رساله در جواب مولوی محمد سمیع صوفی مشتمل بر بطلان مذهب تصوف وبرأت محققین علما ما از ان مذهب است ودیگر از انجمله فواید مبسوط مسمّی بمنتهی الافکار است که در اصول فقه بمعرض تصنیف در آورده وبر اکثر مباحث کتاب قوانین از مصنفات مقنن قوانین اصولیه ملا ابو القاسم قمی که از معاصرین انجناب بود بحثهای جیده فرموده اند وصاحب آئینه حق نما آورده که در اثنای تحریر ان چون شدت خفقانیت وحرارت مزاج لاحق حال آنجناب گردید که آن کتاب ناتمام ماند انتهی۔ بهرحال کتاب مذکور کمتر از مجلدی نیست دیگر از جمله تصانیف آنجناب که در اواخر عمر خوف تالیف فرموده اند کتاب مسکن القلوب در ذکر مصائب حضرات انبیای مرسلین وائمه معصومین علیهم السلام ومراتب تسلیم ورضا بقضای اله ومصائب بعضی علمای فرقه محقه است وآنرا بجهت تسکین قلب خود واقارب

تحصیل وتدریس میں صرف کرنے کے باوجود، اس تحقیق تک نہیں پہنچ سکے ہیں اور اس طرح حکمیت کے دقیق مسائل کے ذکر میں مباحثات انیقہ اور ایرادات رشیقہ بیان فرمایا ہے کہ ارباب عقول کی عقلیں اس کی تعریف کرنے سے عاجز ہیں۔

دوسرا رسالہ، ایک مبسوط اجازہ ہے جو جناب مستطاب مولانا الاوحد الامجد، مجتہد العصر و الزمان، سلطان العلماء سید محمد ادام اللہ ظلہ العالی کے لئے مفصلاً بہ قلم خود تحریر فرمایا ہے۔

ایک اور تصنیف مولوی محمد سمیع صوفی کے جواب میں ایک رسالہ ہے جس میں مذہب تصوف کے بطلان اور ہمارے محقق علماء کی اس مذہب سے برائت کا بیان ہوا ہے۔

دوسری کتاب اصول فقہ میں ''منتہی الافکار'' ہے۔ اس کتاب میں، اصولی قوانین کے بنانے والے ملا ابوالقاسم قمی جو جناب کے ہم عصر تھے، کی کتاب ''قوانین'' کے اکثر مباحث پر سیر حاصل بحث کی ہے۔

اور صاحب ''آئینۂ حق نما'' نے لکھا ہے کہ کتاب کی تحریر کے دوران بیماری اور طبیعت کی ناسازی کے باعث کتاب ناتمام رہ گئی۔ انتہیٰ۔ بہر حال مذکورہ کتاب ایک مجلد سے کم نہیں ہے۔

جنابؒ کی ایک دوسری کتاب جو اپنی حیات کے آخری حصے میں تحریر فرمایا ہے، انبیائے مرسلین اور ائمۂ ہدیٰ علیہم السلام کے مصائب اور مراتب تسلیم و رضا بقضای الٰہی اور فرقۂ حقہ کے بعض علما کے مصائب پر مشتمل کتاب ''مسکن القلوب'' ہے اور اس کتاب کو اپنے فرزند

خود در مصیبت وفات فرزند نوجوان خود سید مهدی طاب ثراه که در اواخر ماه ذی الحجة سنه یکهزار ودو صدوسی ویک هجری واقع شد قلمی فرموده بودند ودیگر از انجمله رساله مشتمل بر چند مسئله فقهیه استدلالیه از مسائل املاک واراضی ومعاملاتی که باکفار هند وغیره آنها واقع شود ومعروف برساله ''ارضین'' در سنه یکهزار ودو صدوسی وچهار هجری بتالیف آن پرداخته اند ودیگر رساله در احکام ظروف ذهب وفضه وآن معروف برساله ''ذهبیه'' است۔ دیگر رساله مسمّی'' باثارة الاحزان'' در احوال شهادت حضرت امام حسین علیه السلام این بود انچه از تصانیف آن منبع هدایت وارشاد وقدوه مقربان رب العباد معلوم این خاکسار شد و مشهور ومعروف درین دیار است کرامات ومقامات انجناب ورویای صادقه وخوارق عادات وغرایب حالات که نیز از انجناب نقل کرده بسیار است از انجمله محفوظ ماندن آنجناب از شر واحترار وزیر علی متعلب است در عهد نواب جنت مکان سعادت علی خان مرحوم خروج کرده بمصروف قتل وغارت خلائق بود ودر نصیرآباد که جناب غفرانمآب در آنوقت تشریف بانجا داشت بر سر آنجناب رسیده امتعه واثاث آنجناب را غارت کرد وحق تعالیٰ آنجناب را از دست او محفوظ داشت واورا ذلیل ساخت بنحویکه مفصّلاً در آئینه حق نما مذکور است۔ انجناب در زمان سلطان خلد مکان غازی الدین حیدر مرحوم در بلده لکهنؤ بشب نوزدهم ماه رجب سنه یکهزار

نوجوان سید مہدی طاب ثراہ کی مصیبت میں اپنے اور اپنے اعزا ء کے دلوں کی تسکین کے لئے لکھا تھا۔ سید مہدی طاب ثراہ سنہ ۱۲۳۱ ہجری میں ماہ ذی الحجہ کے اواخر میں فوت ہوئے تھے۔

ہندوستان کے کفار سے معاملہ اور املاک واراضی کے سلسلے میں فقہ استدلالی پر مشتمل ''رسالۂ ارضین'' کو سنہ ۱۲۳۴ ہجری میں تالیف کیا۔ دوسرا رسالہ، سونے اور چاندی کے برتن کے مسئلے میں ہے اور ''رسالۂ ذہبیہ'' کے نام سے مشہور ہے۔

امام حسینؑ کی شہادت کے حالات پر مشتمل ایک کتاب ''اثارۃ الاحزان'' ہے۔ یہ تھیں اس منبع ہدایت و ارشاد، قدوۂ مقربان رب العباد کی تصنیفات جو اس خاکسار کو معلوم اور اس دیار میں مشہور ہیں۔

کرامات اور رویائے صادقہ، خوارق عادات اور غرایب حالات جو جنابؒ سے نقل ہوئے ہیں بہت ہیں، جیسے وزیر علی متغلب کے شر سے محفوظ رہنا، جس نے جنت مکان سعادت علی خان کے عہد میں خروج کیا تھا، اور خلائق کے قتل و غارت میں مشغول تھا، نصیر آباد، جہاں پر جناب غفران مآبؒ اس وقت تشریف فرما تھے پہنچا اور جناب کے مال و اثاثہ کو لوٹ لیا، مگر حق تعالیٰ نے جنابؒ کو اس کے شر سے محفوظ رکھا اور اس کو ذلیل وخوار کیا، جیسا کہ آئینۂ حق نما میں اس کی تفصیل موجود ہے۔

آن جناب نے، انیسویں شب ماہ رجب سنہ ۱۲۳۵ ہجری میں، سلطان خلد مکان غازی الدین حیدر کے دور میں شہر لکھنؤ میں اس دار فانی سے کوچ فرمایا۔

ودو صدو سی و پنج هجری از دار فانی بجوار رحمت جاودانی رحلت فرمود ومرقد شریفش درهمین بلده در دار التعزیه حسنیه تعمیر فرموده آنجناب قریب دارالتعزیه مشهوره بامام باڑہ اغا باقر مرحوم است تاریخ وفات آن منبع فیوض پیغامات چنین گفته‌اند۔

فقیه و مجتهد وعالم و مروّج دین
شریف مکه علم و کمال وفضل و تقا
ضیاء دیدۂ دروازه مدینۂ علم
عزیز مصر سیادت،سپهر مجد و عُلا
نه دید چشم فلک مثل آن مجدّد دین
که شاهد اند بفضل و بزرگیش اعدا
جمال در خور علم وکمال داشت از ان
که بد زروزازل مهبط فیوض خدا
بآبیاری ارشاد آن سحاب فیوض
دمید در گل ناچیز هند یش گُلها
رسید چون شب تاسع عشر زمِا ه جب
سفربه روضۂ رضوان نمود از دنیا
درین مصیبت جان کا ه شیعیان یکسر
بسوز سینه نمود ند ماتمی برپا
چواین مصیبتِ عظمیٰ در اهل دین روداد
بدل گذشت که تاریخ آن کنم انشاء
سروش غیب همان وقت ناگهان فرمود
ستون دین بز مین اوفتاد واویلا
۵ ۳ ۲ ۱ ھ

جنابؒ کی مرقد شریف اسی شہر میں، جناب کے تعمیر کردہ دارالتعزیہ حسینیہ غفرآن مآب میں ہے جومشہور دارالتعزیہ آغا باقر مرحوم کے قریب ہے۔اس منبع فیوضات کی تاریخ وفات یوں نظم کی گئی ہے:

فقیہ ، مجتہد ، عالم اور مروج دین
مکۂ علم و کمال و فضل و تقویٰ کے شریف
دروازۂ مدینۂ علم کی آنکھوں کی روشنی
مصر سیادت کے عزیز،مجد و علاء کے آسمان
چشم فلک نے اس جیسا مجدد دین نہیں دیکھا
جس کے فضل و بزرگی کے اعدا گواہ ہیں
علم و کمال کی مناسبت سے جمال رکھتا تھا کیونکہ
ازل سے فیوض خدا کا مہبط تھا
اس سحاب فیوض کے ارشادات کی سیرابی سے
ہندوستان کی حقیر مٹی میں پھول کھل گئے
جب ماہ رجب کی انیسویں شب آئی
دنیا سے روضۂ رضوان کی طرف سفر کیا
اس مصیبت جانگداز میں تمام شیعوں نے
سوز دل سے ماتم برپا کیا
جب یہ عظیم مصیبت دین میں واقع ہوئی
تو دل میں آیا کہ اس کی تاریخ کو انشاء کروں
اسی وقت ناگہاں غیب کے فرشتے نے آواز دی
افسوس دین کا ستون زمین پر گر پڑا